Al-Marjān Research Journal
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

# An Analytical Study of Origin and Evolution of the Sufi Tradition in Azad Kashmir and its Socio-Intellectual Impacts

# آزاد کشمیر میں صوفیانہ روایت کا آغاز وارتقاء اور سماجی وفکری اثرات کا تجزیاتی مطالعہ

## Authors Details

1. **Bagh Hussain** (Corresponding Author)
   PhD Scholar / Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Mohi-Ud-Din Islamic University, Nerian Sharif, Azad Jammu & Kashmir, Pakistan.
   Email: **bagh.hussain@miu.edu.pk**
2. **Dr. Asim Iqbal**
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Mohi-Ud-Din Islamic University, Nerian Sharif, Azad Jammu & Kashmir, Pakistan.

## Citation

Hussain, Bagh, and Dr. Asim Iqbal. " An Analytical Study of Origin and Evolution of the Sufi Tradition in Azad Kashmir and its Socio-Intellectual Impacts. " *Al-Marjān Research Journal* 2, no. 3 (October–December 2024): 819–834.

## Submission Timeline

**Received:** Nov 18, 2024
**Revised:** Dec 10, 2024
**Accepted:** Dec 14, 2024
**Published Online:** Dec 23, 2024

Article QR

## Publication, Copyright & Licensing

**Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.**
Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

# An Analytical Study of Origin and Evolution of the Sufi Tradition in Azad Kashmir and its Socio-Intellectual Impacts

# آزاد کشمیر میں صوفیانہ روایت کا آغاز وارتقاءاور سماجی وفکری اثرات کا تجزیاتی مطالعہ

☆ باغ حسین　　　　☆ ڈاکٹر عاصم اقبال


## Abstract

This research explores the historical emergence, progression, and socio-intellectual contributions of the Sufi tradition in Azad Kashmir. Islam acknowledges that human beings possess both material and spiritual needs, and after the completion of Prophethood, the responsibility of spiritual and moral guidance was inherited by the followers of Prophet Muhammad (peace be upon him), among whom the Sufis played an essential role in nurturing religious consciousness and ethical behavior in society. The study employs an analytical research methodology to examine when and how Sufism entered Azad Kashmir, the prominent Sufi orders involved, and their missionary strategies. The findings reveal that various Sufi orders—including Qadriya, Naqshbandiya, Suhrawardiya, Chishtiya, Kubrawiya, Shattariya, and the indigenous Rishi order—shaped the religious landscape of the region and contributed to cultural refinement, communal harmony, and spiritual development. The research highlights that renowned Sufi saints—such as Bulbul Shah, Mir Syed Ali Hamadani, Sheikh Noor-ud-Din Rishi, Mian Muhammad Bakhsh, and later spiritual leaders of shrines in Bagh, Poonch, Kotli, and Mirpur, enhanced Islamic identity through preaching, education, social welfare, and character building. Their role extended beyond spiritual mentorship to include political guidance, economic improvement, conflict resolution, and the establishment of educational and religious institutions. Overall, the study concludes that Sufism played a pivotal role in shaping the sociocultural fabric of Azad Kashmir. The Sufi tradition not only strengthened Islamic faith but also fostered peace, tolerance, and moral uplift in the region, a legacy that continues to influence the values and identity of Kashmiri society today.


**Keywords:** Sufism; Azad Kashmir; Sufi Orders; Social Impact; Spiritual Reform; Sufi Saints.

## تعارفِ موضوع

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تخلیق بنی آدم کے ساتھ ہی اس کی تمام فطری ضروریات کا مناسب انتظام بھی فرمایا۔انسان کی خدمت کے لیے زمین وآسمان اور اس میں موجود ہر شے کو مسخر کر دیا۔انسان جہاں جسمانی ضروریات کی محتاج ہے وہاں وہ اپنی روحانی ضروریات کی تکمیل کے لیے بھی سرگرداں نظر آتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسان کی مادی وروحانی دونوں قسم کی فطری ضروریات کا مکمل سامان فراہم کیا۔انسان کی روحانی تسکین اور

☆ پی ایچ ڈی اسکالر / اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، موہی الدین اسلامی یونیورسٹی، نیریاں شریف، آزاد جموں وکشمیر، پاکستان۔
☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، محی الدین اسلامی یونیورسٹی، نیریاں شریف، آزاد جموں وکشمیر، پاکستان۔

اخروی کامیابی کے لیے جہاں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہ السلام کو مبعوث فرمایا گیا تو وہیں سلسلہ نبوت کے خاتمے کے بعد یہ ذمہ داری امت محمدیہ کے کندھوں پر ڈال دی گئی۔اس ذمہ داری کا کو پورا کرنے کے لیے ہر دور میں کچھ خاص بندگان خدا نے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ان حضرات نے دین محمدی ﷺ کی ترویج واشاعت کے لیے ایک خاص رنگ وروپ اختیار کیا جسے تصوف کا نام دیا گیا۔

تصوف کا لفظ صوف سے مشتق ہے جس کے معنی "اون" کے ہیں اور وہ حضرات جو اون کے بنے ہوئے کپڑے پہنتے تھے ان کو صوفیاء کہا جاتا تھا۔[1] جبکہ اصطلاحی معنوں میں تصوف سے مراد وہ علم ہے جس کے ذریعے انسانی نفوس کی پاکیزگی، اخلاق و کردار کی عمدگی اور ظاہر و باطن کی تعمیر کی معرفت حاصل کی جاتی ہے تاکہ ابدی سعادت کو پایا جاسکے۔[2] دینِ اسلام میں تصوف کے لیے تزکیہ نفس اور احسان جیسی اصطلاحیں استعمال کی گئی ہیں۔اللہ تعالی کا قرب تزکیہ نفس کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اس لیے تزکیہ نفس یا تصوف کی ضرورت واہمیت سے انکار ممکن نہیں ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا﴾[3]

(یقیناً فلاح پا گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا اور یقیناً نامراد ہوا جس نے اس کو خاک میں دبا دیا۔)

اس فرمان کی روشنی میں ظاہر ہوا کہ کامیابی کا دارومدار تزکیہ نفس پر ہے اور جو لوگ تزکیہ نفس میں ناکام ہوئے وہ کامیاب نہیں ہیں بلکہ ناکامی کا منہ دیکھیں گے۔قرآن نے کامیابی کا پیمانہ اور معیار تزکیہ نفس کو قرار دیا ہے۔تزکیہ نفس کی ضرورت واہمیت کو ثابت کرنے کے لیے قرآن پاک کی اس آیت سے بھی استدلال کیا جاسکتا ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى﴾[4]

(بیشک اس نے فلاح پائی جس نے اپنے آپ کو پاک کر لیا۔)

تزکیہ نفس یا تصوف کی ضرورت واہمیت کے لیے فرمان نبوی ﷺ ہے:

**(( الا و ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا و هی القلب))**[5]

(سنو انسانی جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا سارا جسم درست ہو گا اور جہاں خراب ہو گا سارا جسم خراب ہو گا سن لو وہ ٹکڑا انسان کا دل ہے۔)

اسلام اور تصوف کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تصوف اور اسلام میں گہرا تعلق ہے۔اہل تصوف نے اپنی عملی زندگی کے ذریعے پوری دنیا میں اشاعت اسلام کو فروغ دیا اور لوگوں کو جوق در جوق حلقہ اسلام میں داخل کیا۔صوفیاء نے خانقاہیں تعمیر کیں اور لوگوں کی تربیت کی تاکہ معاشرتی اصلاح ہو سکے۔صوفیاء کی تربیت کے مرتب اثرات معاشرتی، سیاسی، سماجی اور اخلاقی اصلاح کی صورت میں ظاہر ہوئے۔قرآن و

---

[1] -Qurayshī, Muḥammad Isḥāq. *Talāsh-e-Aḥsan kī Hamahgīr Taḥrīk* (Neriyān Sharīf, Tarāṛkhal, Āzād Kashmīr: Muḥyī al-Dīn Islāmī Yūnīvarsṭī, 2000), 43.

[2] Al-Qushayrī, Abū al-Qāsim ʻAbd al-Karīm ibn Hawāzin. *Al-Risāla al-Qushayrīya* (Bayrūt: Dār Iḥyāʼ al-Turāth al-ʻArabī, 1419 AH), 355.

[3] Al-Tawba, 9:10; 9:91.

[4] Ibrāhīm, 14:87.

[5] Ibn Māja, Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī. *Sunan Ibn Māja*, Kitāb al-Fitan, Bāb al-Waqūf ʻinda al-Shubuhāt, Ḥadīth No. 3984

حدیث، سیرت پاک، صحابہ، تابعین، تبع تابعین کی تعلیمات اور صوفیاء کی عملی زندگیوں کی تطبیق کی جاے تو اسلامی تصوف اور اسلامی شریعت میں گہرا تعلق نظر آتا ہے۔ اس بات سے ثابت یہ ہوا کہ شریعت و تصوف کے ماخذ میں ربط ہے بلکہ شریعت پر عمل ہی تصوف ہے۔ شریعت تصوف و سلوک کی پہلی سیڑھی تصور ہوتی ہے اور انسان جتنا تصوف میں ترقی کرتا ہے اتنا ہی عمل شریعت میں پختہ ہوتا جاتا ہے۔

صوفیاء کرام وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں جنھوں نے خطہ برصغیر میں دین اسلام کو پھیلانے اور یہاں کے لوگوں کی دینی و روحانی تربیت کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ریاست آزاد کشمیر کے مکین بھی ان صوفیاء کی تعلیمات اور روحانی تصرفات سے بہرہ ور ہوتے رہے۔ صوفیاء کرام نے نہ صرف ان کی مذہبی و روحانی بلکہ معاشی، اقتصادی اور سیاسی زندگیوں پر دور رس اثرات مرتب کیے۔

## آزاد کشمیر میں تصوف اسلامی کا پس منظر

کشمیر کو اولیاء کی سرزمین کہتے ہیں۔ کشمیر اولیاء کی سرزمیں اس لیے ہے کہ اس وادی میں اولیاء پیدا ہوے اس زمیں میں مدفون ہیں اور اسی میں ایمان کی روح توحید و رسالت کا درس دینے میں مصروف عمل ہیں۔ جن کی داستان سفر کشمیر کی تاریخ رقم کرنے والا ہر مورخ اپنی کتاب کے سر ورق سے شروع کرتا ہے۔ تاریخ کے اوراق سے ثابت ہوتا ہے کہ کشمیر میں لاکھوں کی تعداد میں اولیائ و صوفیاء گزرے ہیں جنھوں نے لوگوں کو توحید و سالت کی طرف بلانے کے علاوہ ان کی معاشرتی، سماجی اور معاشی زندگی کو بہتر کرنے کے لیے انداز و آداب بھی سکھائے۔ ان اولیاء و صوفیاء کو کشمیر کے حسین و جمیل قدرتی مناظر نے اپنی طرف متوجہ کیا جس کے متبادل ان لوگوں نے کشمیر کے روحانی حسن کو بہتر کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ انھیں اس بات علم تھا کہ حضرت محمد ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے اور ذمہ داری اشاعت دین کی ان کے سر ہے۔ کشمیر میں ان صوفیاء و اولیاء نے لوگوں کی سمت کا تعین کیا اور ان کے دلوں میں اللہ و رسول ﷺ کی محبت کو اجاگر کیا۔ کشمیر میں لوگ ان صوفیاء کے خارق عادت واقعات، کشف و کرامات اور مشاہدات و مراقبات سے متاثر ہوے بغیر نہ رہ سکے۔ اس سلسلہ میں کشمیر کے اندر نہ صرف عوام الناس نے ان صوفیاء و اولیاء کو پزیرائی دی بلکہ کچھ سلاطین وقت نے بھی ان کی تعلیمات کو موثر بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ کشمیر میں لوگوں نے صوفیاء کے کردار و گفتار سے متاثر ہو کر قرآن کے اس فیصلے کو گلے لگالیا:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾[6]

(اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔)

ان غریب الدیار لوگوں نے جب دیکھا کہ کشمیر کی فضا اس وقت دین اسلام کی روشنی سے منور ہونے کے لیے تیار ہے تو انھوں نے کشمیر میں اسلام کے پھیلاؤ کے لیے ڈیرے لگالیے۔

## کشمیر کی سیاسی صورت حال کا اجمالی جائزہ

اس سے قبل کہ کشمیر میں تصوف کے پس منظر کی بات کی جاے کشمیر کی سیاسی صورت حال کا مختصر جائزہ ضروری ہے۔ آٹھویں صدی عیسوی عرب کے سپہ سالاروں نے ایک دو حملے کشمیر پر کیے ان کو ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ اس کے بعد محمود غزنوی نے بھی کشمیر پر دو حملے کیے جو موسمی خرابی کے باعث کامیاب نہ ہوے۔ اس دوران ترک جو کشمیر میں تجارت کی غرض سے آتے تھے ان کی نظر بھی کشمیر پر تھی اور اس وقت

6 Al-Qalam, 69:4.

راجا سہدیو کی حکومت تھی کشمیر میں جو بھاگ گیا اور بعد ازاں ذوالچو جو ترکی النسل تھا نے کشمیر پر جہلم کے راست حملہ کر دیا۔ ذوالچو نے کشمیر میں تباہی مچادی ہزار روں انسانی جانوں کا ضیا ہوا اور جانوروں کو بھی مار دیا گیا۔ مسلمان پریشان تھے کہ رنچن شاہ اور شاہ میر تبت سے کشمیر میں آئے انھون نے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی۔ رنچن شاہ سہدیو کے وزیر کے خلاف ہو گیا دونون کے درمیان لڑائی ہوئی اور سہدیو کا وزیر چندر رام ہلاک ہو گیا۔

## رنچن شاہ کا قبول اسلام

رنچن شاہ نے سہدیو کی بہن سے شادی کر لی اور 1320ء کشمیر کا حکمران بن گیا۔ رنچن شاہ نے شاہ میر کو اپناوزیر بنالیا۔ رنچن شاہ بدھ مت کا پیروکار تھا اور تقریباً سارے مذاہب سے تنگ تھا۔ رنچن شاہ کسی ایسے مذہب کی تلاش میں تھا جو دلی سکون کا باعث بنے۔ صوفی بزرگ بلبل شاہ 1324ء میں کشمیر میں آ چکے تھے۔ ایک دن رنچن شاہ نے فیصلہ کیا کہ کل صبح جو انسان نظر آئے گا میں اس کا مذہب اختیار کروں گا۔ دوسرے دن صبح رنچن شاہ کی نظر بلبل شاہ پر پڑی جو دریا کے کنارے نماز ادا کر رہے تھے تو رنچن شاہ نے بلبل شاہ کے ہاتھوں اسلام قبول کر لیا۔ رنچن شاہ نے جب اسلام قبول کر لیا تو اس کا نام سلطان صدر الدین ہو گیا۔ اس دوران رام چندر کا بیٹا جو رنچن کی حکومت میں وزیر تھا نے دیگر لوگوں کے ہمراہ اسلام قبول کر لیا۔ رنچن شاہ کی وفات کے بعد اس کی بیوی کوٹہ رانی کا دور تھا اور لوگ دوبارہ دیگر مذاہب کی طرف دیکھنے لگے تو شاہ میر 1343ء میں کشمیر کا حکمران بن گیا اور اسلام کے لیے ماحول سازگار ہو گیا۔ شاہ میر کے دور میں اسلام نے کافی ترقی کی۔

## کشمیر میں سیاحوں کی آمد

کشمیر میں آنے والے سیاحوں میں اوکونگ نامی سیاح کے اڑھائی سو سال بعد البیرونی پہلا مسلم سیاح کشمیر میں آیا جس نے کشمیر کے اندر رہ کے کتاب الہند لکھی اس کے بعد تاریخ میں کسی سیاح کا ذکر نہیں ملتا بلکہ صوفیاء کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

## صوفیاء کرام کی کشمیر میں آمد

751ھ میں حضرت بلبل شاہؒ کے بعد سید تاج الدینؒ 760ھ اور سید حسن سمنانیؒ 773ھ ایران سے کشمیر آئے اور ان صوفیاء کے آنے سے مسلم حکمرانی کو تقویت میسر آئی[7]۔ ان صوفیاء کے سلسلہ آمد سے اسلام کی اشاعت کے سلسلہ کو فروغ ملا۔ حضرت سید تاج الدین اور حضرت سید حسن سمنانی حضرت سید امیر کبیر سید علی ہمدانی کے چچازاد بھائی تھے۔ اس کے بعد حضرت امیر کبیرؒ کشمیر میں تشریف لائے جن کو سید علی ہمدانیؒ بھی کہتے ہیں۔ مورخ لکھتے ہیں کہ کشمیر میں جس ہستی نے لوگوں کی تمدنی، اخلاقی اور تہذیبی حالت پر اثرات مرتب کیے وہ سید علی ہمدانی ہیں۔ سید علی ہمدانی سلطان قطب الدین کے دور میں سات سو علماء وصوفیاء کو لے کر آئے تھے تا کہ ملک کے ہر کونے میں یہ مبلغین اسلام پہنچ کر اسلامی تعلیمات کو عام کر سکیں۔ اس دفعہ سید علی ہمدانی نے کشمیر میں چار ماہ تک قیام فرمایا اور حج کی ادائیگی کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد دو دفعہ 1379ء اور 1387ء سید علی ہمدانی کشمیر آئے اور واپسی پر ضلع ہزارہ میں ان کا وصال ہو گیا۔[8]

سید علی ہمدانی صرف صوفی نہی بلکہ ایک معیشت دان، سیاست دان اور دانشور انسان تھے۔ سید علی ہمدانی ایران سے اپنے ہمراہ قالین ساز اور دیگر ہنر مندوں کی ایک ٹیم لے کر آئے تھے تا کہ کشمیر میں ان صنعتوں کو متعارف کرایا جائے اور کشمیر کی معیشت ترقی کرے۔ آج کشمیر جو نمدہ سازی، قالین سازی اور مشہور کشمیری شالوں میں خود کفیل ہے یہ سب سید علی ہمدانی کی کشمیریوں پر مہربانی ہے۔ سید علی ہمدانی نے لوگوں کی روحانی ترقی کے ہمراہ جسمانی ترقی کا بھی بندوبست کیا ہے۔ سید علی ہمدانی نے سلطان قطب الدین کے بھائی سلطان شہاب الدین کے ذریعے اسلامی

---

7 Girdēzī, Sayyid Salīm. *Siyāḥat Kashmīr* (Muzaffarābād: Himāla Publications, 2007), 28.

8 Girdēzī, *Siyāḥat Kashmīr*, 28.

شرعی نظام اور زرعی اصلاحات نافذ کروائیں۔ تصوف ایک ایسی شے ہے جس کو سمجھنے کے لیے علم سے زیادہ عمل کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر سید ہاشرف نے لکھا ہے:

صوفیاء نے اہل اقتدار کو انصاف اور عدل کی تعلیم دی اور عوام الناس کو حکمران وقت کی فرمانبرداری کا درس دیا۔ سلاطین اور عوام سب کے لیے اپنی خانقاہوں کے دروازے یکساں کھول دیے اور سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کیا۔ ان اخلاقی اور عملی اقدامات کی وجہ سے کشمیر کے لوگ متاثر ہوئے اور صوفیاء کی تعلیمات تصوف کی طرف مائل ہوئے۔ صوفیاء کی دعوت، اصلاح اور تربیت کا طریقہ متاثر کن تھا[9]۔

## کشمیر میں سلاطین اور صوفیاء

تصوف کے پس منظر میں جائیں تو سلاطین کی فہرست میں سلطان صدر الدین، (رنچن شاہ) سلطان شاہ میر خان، سلطان شہاب الدین، سلطان قطب الدین اور سلطان زین العابدین (بڈھ شاہ) کے نام سر فہرست ہیں۔ باقی سلاطین کی طرح سلطان زین العابدین نے بھی علماء و صوفیاء کی قدر و منزلت کی اور ان صوفیاء کی تعلیمات کو سراہا۔ محمود آزاد مصنف 'تاریخ کشمیر" لکھتا ہے: سلطان زین العابدین علماء و صوفیاء کا انتہائی قدر دان تھا۔ سلطان کے دور میں علماء و صوفیاء دور دراز ممالک سے آتے تھے اور کئی سالوں تک کشمیر میں قیام کرتے تھے۔ علماء و مشائخ کی فہرست تو طویل ہے لیکن ان میں خانقاہ شیخ اسمٰعیل کبروی زیادہ مشہور تھی۔ شیخ اسمٰعیل ایک صوفی منش انسان تھے جن کے اخلاق سے لوگ متاثر تھے۔ شیخ اسمٰعیل کے پاس لوگ تعلیم حاصل کرنے کے لیے کابل، ہرات اور بدخشاں سے آتے تھے۔ سلطان زین العابدین نے اس دور میں 6 لاکھ روپے کی کتب خرید کر سلطان نے کشمیر کی خانقاہوں اور درسگاہوں میں رکھیں۔ سلطان کی بیوی نے اپنا ہار فروخت کیا اور پیسے ان کتب کے لیے دیے۔[10]

سلطان زین العابدین ایک نرم مزاج اور بامروت انسان تھا۔ اس وجہ سے لوگ سلطان سے انتہائی پیار کرتے تھے۔ سلطان کا جب وصال ہوا تو کشمیری اسطرح رو رہے تھے جس طرح لوگ باپ کے مرنے پر روتے ہیں۔ سلطان زین العابدین کی طرح جب اس کا بیٹا سلطان حیدر شاہ حکمران بنا تو اس نے بھی کشمیری ورثے اور صوفیاء سے محبت و مروت کا اظہار کیا۔ سلطان حیدر شاہ کے دربار میں ایک حجام جس کا نام پورن تھا نے کچھ لوگوں کو ساتھ ملا کر خانقاہ معلیٰ کے خلاف سازش شروع کی تو سلطان حیدر شاہ نے اس گروپ کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے تھے۔[11]

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض سلاطین نے بھی کشمیر جنت اولیاء و مشائخ سے بڑی وفا کی جو کشمیر میں تصوف کا مضبوط پس منظر ثابت ہوا۔ محقق کے علم کے مطابق جن سلاسل تصوف نے کشمیر میں کام کیا ان میں چار بڑے سلاسل نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ کے علاوہ شطاری، ریشی، نوربخشی اور کبرویہ ہیں۔ ان میں سے بڑے سلاسل تو دیار غیر سے آنے والے صوفیاء اپنے ہمراہ ساتھ لائے اور کشمیر کا مقامی تصوف ریشی سلسلہ سے تعلق رکھتا ہے۔

### سلسلہ نقشبندیہ

اس سلسلہ تصوف کو شیخ بہاؤالدین نقشبند کی وجہ سے شہرت حاصل ہوئی۔ امام قشیری اس سلسلہ کے بڑے آیمہ میں نمایاں شمار ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ کو ہندوستان میں شیخ باقی باللہ نے متعارف کیا۔ شیخ باقی باللہ نے دو سال تک کشمیر میں بھی قیام کیا دسویں صدی ہجری کے دوران کشمیر میں اس سلسلہ کے بانی حضرت ایشاں خواجہ خاوند محمود ہیں۔ اس دور میں ایک اور صوفی اخوند ملا کمال تھے جنھوں نے دہلی میں جا کر براہ راست

9 Ashraf, Sayyida, Dr. *Sayyid ʿAlī Hamadānī* (Lāhaur: Al-Miqyās Publishers, n.d.), 209.

10 Āzād, Sayyid Maḥmūd. *Tārīkh Kashmīr* (Rāwalpinḍī: S.T. Printers, 1970), 324.

11 Āzād, *Tārīkh Kashmīr*, 329.

حضرت باقی باللہ سے فیض حاصل کیا تھا۔ صوفی اخوند کمال نے کشمیر میں تصوف کے لیے نمایاں کام کیے۔ کشمیر میں اسلام تو پھیل چکا تھا لیکن تصوف میں ہندو ازم، بدھ مت، شیو مت، جین مت کی وجہ سے کچھ خرافات شامل تھیں جن کو ملا اخوند کمال نے دور کیا تھا۔ ملا اخوند کمال نے فتاویٰ نقشبندیہ، رسالہ در احوال خواجہ خاند محمود، مشارق الانوار، کنز السعادہ، مقامات، رسالہ در رد شتحیات ملا اخوند محمود ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ اور کام بھی ملا اخوند کمال نے کیا ہے لیکن اس کا تاریخی ثبوت میسر نہیں۔ ملا اخوند کمال نے سرینگر میں ایک مسجد اور خانقاہ بنوائی تھی جہاں لوگ ذکر اذکار کرتے تھے۔[12]

کشمیر میں سلسلہ نقشبندیہ نے لوگوں کو راہ راست پر لایا۔ کشمیر میں باقی مذاہب کے مرتبہ اثرات کو ایشاں خواجہ خاوند محمود اور ملا کمال اخوند نے دور کیا اور خالص اسلامی تصوف لوگوں کے سامنے رکھا۔

**سلسلہ قادریہ**

اس سلسلہ کا تعلق خواجہ جنید بغدادی سے ہے اور شیخ عبدلقادر جیلانی کی وجہ سے اس سلسلہ کو شہرت ملی۔ ہندوستان میں یہ سلسلہ شیخ عبدلقادر جیلانی نے متعارف کرایا۔ کشمیر میں اس سلسلہ کو شاہ نعمت اللہ قادری اور مخدوم محمد جیلانی نے اورنگ زیب عالمگیر کے دور میں پھیلایا۔ شاہ نعمت اللہ شیخ عبدالقادر جیلانی کے مرید بلکہ خلیفہ خاص تھے۔ کشمیر میں اس سلسلہ کے ممتاز صوفیاء میں سید میرک اندرابی اور محمد اسماعیل شافی تھے۔[13] اس دوران صوفیاء اور امراء میں رابطے تیز ہوئے اور معاشرتی مساوات کو مکمل قائم کیا گیا۔ صوفیاء کا بنیادی مقصد امارت اور غربت کے درمیانی فرق کو مٹا کر عوام الناس کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا تھا تاکہ بنیادی مقاصد کو حاصل کیا جاسکے۔

**سلسلہ سہروردیہ**

اس سلسلہ کے بانی شیخ نجیب الدین عبد القاہر ہیں لیکن اس سلسلہ کو شہرت شیخ شہاب الدین کے نام سے ہے جو عراق میں پیدا ہوئے۔ اس سلسلہ کی شہرت میں شیخ بہاو الدین ذکریا ملتانی کا بڑا ہاتھ ہے۔ کشمیر میں اس سلسلہ تصوف نے بڑا کام کیا۔ بلبل شاہ جن کا اصل نام سید شرف الدین عبدالرحمٰن تھا کا تعلق بھی اسی سلسلہ تصوف سے تھا۔ بلبل شاہ کے ہاتھوں رنچن شاہ جو کشمیر میں حکمران وقت تھا نے اسلام قبول کیا تھا اس لیے تبلیغ اسلام آسان ہوگئی تھی۔ کشمیر میں اس سلسلہ کے ایک اور صوفی بزرگ سید احمد کرمانی ہیں جن کی تصانیف نے کشمیری تصوف پر دور رس اثرات مرتب کیئے۔ سید احمد کرمانی کی مسجد اور خانقاہ سرینگر میں واقع ہیں۔[14]

اس سلسلہ تصوف نے کشمیر میں سلاطین کے ساتھ تعلقات بنائے اور مسلمانوں دیگر سیاسی و سماجی کام بھی کروائے تاکہ لوگ ذہنی آزادی سے صوفیاء کی محافل کو وقت دے سکیں۔ اس سلسلہ کی ضرورت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حکمران وقت کو اسلام قبول کروا کے رنچن شاہ سے صدر الدین بنادیا۔

---

[12] Muḥibb al-Ḥasan. *Kashmīr Sulṭānōṅ ke ʻAhd mēṅ* (n.p.: National Institute of Kashmir Studies, 2015), 262.

[13] Muḥibb al-Ḥasan, *Kashmīr Sulṭānōṅ ke ʻAhd mēṅ*, 262.

[14] Abbāsī, Muḥammad Riyāḍ. *Kashmīr Jannat al-Awliyā' wa Mashā'ikh* (Rāwalpinḍī: Hāshimī Publications, 2010), 80.

**سلسلہ چشتیہ**

اس سلسلہ کے بانی شیخ ابو اسحاق شامی ہیں۔ بر صغیر خصوصاً ہندوستان میں اس سلسلہ کے مشہور بزرگ حضرت نظام الدین اولیاء ہیں۔ اس سلسلہ کے حضرات کشمیر میں ابتدائی طور پر کم لوگ تھے۔[15]

**سلسلہ کبرویہ**

اس سلسلہ کے انی شیخ احمد بن عمر الخیوقی ہیں۔ شاہ ہمدان نے اس سلسلہ کو کشمیر میں متعارف کرایا۔ کشمیر کے سلاطین بھی اس سلسلہ کے ساتھ منسلک رہے ہیں۔ اس سلسلہ کے 300 سے زیادہ علماء و صوفیاء میر محمد ہمدانی جو کہ شاہ ہمدان کے بیٹے ہیں ان کے ساتھ کشمیر میں آئے۔ ان لوگوں نے خانقاہ معلیٰ میں قیام کیا جو سرینگر میں ہے اور تصوف اسلامی کا پہلا مرکز ہے۔[16]

**شطاری سلسلہ**

اس سلسلہ کے بانی شیخ شہاب الدین ہیں۔ یہ سلسلہ قادری سلسلہ کی شاخ ہی تصور ہوتا ہے۔ کشمیر میں اس سلسلہ کی بنیاد رکھنے والے قاضی فتح اللہ شطاری ہیں۔ قاضی فتح اللہ شطاری نے قدیم میر پور میں رہ کر کام کیا۔ قاض فتح اللہ شطاری مغلیہ دور میں قدیم میر پور میں قاضی کے عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں۔

**نور بخشی سلسلہ**

اس سلسلہ کے بانی سید محمد بن عبد اللہ تھے جو کوہستان میں پیدا ہوئے۔ سید محمد بن عبد اللہ بعد میں سید علی ہمدانی کے مرید بن گئے۔ شیخ شمس الدین عراقی نے کشمیر میں اس سلسلہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے آٹھ سال تک کشمیر میں قیام کیا اور اپنے سلسلہ میں کام کیا۔

**رشی سلسلہ:**

رشی سلسلہ تصوف کشمیر کا مقامی تصوف ہے۔ رشی سلسلہ کشمیر میں تقریباً سارے مذاہب کا آمیزہ ہے۔ اس تصوف سے مراد اچھے کام ہیں خواہ وہ کسی بھی مذہب کی تعلیمات ہیں۔ رشی سلسلہ کے ماننے والے جانوروں اور درختوں سے بھی ظلم نہیں کرنے دیتے اور ان کو بھی کاٹنے نہیں دیتے۔ اس سلسلہ شادی اور اولاد کا کوئی تصور نہیں بلکہ جنگلات میں رہیں اور پتے کھا کر گزر اوقات کریں۔ اس سلسلہ کے پیروکار اپنے اوپر تشدد کرتے ہیں اور مشکل میں پڑتے ہیں۔ دراصل یہ رشی ازم دوسرے الفاظ میں رہبانیت ہے جو تارک دنیا کا درس دیتی ہے۔ اس سلسلہ کے بانی کشمیر میں شیخ نور الدین ولی نند رشی ہیں۔[17]

اس سلسلہ کو مقامی سلسلہ کہا جاتا ہے۔ شیخ نور الدین ولی نے لوگوں کو اپنے ساتھ چلایا اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کی اصلاح کا کام بھی کیا اور لوگوں کو تصوف اسلامی کی اصل تعلیمات سے اگاہ کیا۔

---

[15] Abbāsī, *Kashmīr Jannat al-Awliyā' wa Mashā'ikh*, 81.

[16] Qurayshī, Muḥammad Ashraf. *Hijrat Kashmīr* (Lāhaur: Maktaba Jamāl, 2013), 100.

[17] Girdēzī, *Siyāḥat Kashmīr*, 28.

## آزاد کشمیر کے معروف صوفیاء کرام اور ان کی فکری و معاشرتی خدمات

آزاد کشمیر میں تصوف کو فروغ دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ بے شمار صوفیاء کرام نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں جن میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔

### ا۔ میاں محمد بخشؒ (1830ء۔1907ء)

محمد بخشؒ کا خاندان گجرات کے علاقہ چک بہرام سے آکر میرپور (آزاد کشمیر) کے قریب کھڑی شریف میں آباد ہوئے۔ میاں محمد بخشؒ کی پیدائش 1830ء میں چک ٹھاکرا میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے ضلع میرپور کے گاوں کلروڑی میں سائیں غلام محمد کے ہاتھ پر بیعت کی۔ میاں محمد بخشؒ کا وصال 78 برس کی عمر میں 1907ء میں ہوا۔[18]

### خدمات

میاں محمد بخشؒ نے تقسیم ہند سے قبل آزاد کشمیر میں صوفیانہ فکر کو فروغ دیا جو شاہ ہمدانؒ اور بلبل شاہؒ کے ذریعے ایران سے آئی تھی۔ اس فکر اور اس صوفیانہ روش کو عام کرنے کے لیے میاں محمد بخشؒ نے میرپور آزاد کشمیر میں ڈیرا لگایا جو آج تک مرجع خلائق ہے۔ میاں محمد بخشؒ نے اسلامی تصوف کے احیاء کے لیے جو کوشش کی اس میں ان کے تصنیفی کام کو ادبی حلقوں میں بڑی حد تک پزیرائی حاصل ہوئی۔ میاں محمد بخشؒ کا یہ کام لائبریریوں میں محفوظ ہے جو آنے والی نسل کا ادبی سرمایہ ہونے کے علاوہ بنیادی عقائد اور فکر کی درستی کے لیے مشعل راہ ہو گا۔

میاں محمد بخشؒ کی شاعری انسان کو روحانی آگہی سے نوازتی ہے۔ ان کی شاعری میں عشق حقیقی، تصوف، معرفت اور بیدار مغزی کا رنگ نمایاں ہے۔ آپ کا کلام کئی زبانوں کی آمیزش کا مرکب ہے۔ آپ کے کلام کے تراجم اکثر زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ آپ نے مطالعات تصوف میں ایک بڑا اثاثہ علمی ان کتب کی صورت میں رہتی دنیا کی راہنمائی کے لیے چھوڑا ہے۔ سوہنی ماہیوال، قصہ شیخ صنعان، تحفہ میراں، شیریں فرہاد، نیرنگ عشق، قصہ شاہ منصور، تحفہ رسولیہ، سخی خوص خان، ہدایت المسلمین، مرزا صاحباں، قصیدہ بردہ شریف، پنج گنج، قصیدہ غوثیہ، انوار الفقر، قصہ یوسف زلیخاں، بوستان قلندری، کرامات غوث اعظم، تذکرہ مقیمی اور سیف الملوک شامل ہیں۔[19]

ان کی عشقیہ داستان سیف الملوک کو ہندوستان اور کشمیر میں جو شہرت میسر آئی وہ کسی اور صوفی کے حصہ میں نظر نہیں آتی۔ ان تصنیفات کا بنیادی مقصد لوگوں کی مالک حقیقی کی طرف توجہ اور درستی عقائد ہے

### ۲۔ حضرت پیرے شاہ غازی المعروف دمڑی والی سرکارؒ (1665ء۔1742ء)

آپ کا نام پیر محمد تھا۔ آپ 1665ء کو ضلع گجرات کے ایک گاوں چک ہرام میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق گجر خاندان کے قبیلہ پسوال سے تھا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز گاوں کی مسجد سے ہوا۔ آپ کا لگاؤ قرآن سے اس قدر تھا کہ ہر وقت قرآن پاک اپنے گلے میں ڈال رکھتے تھے۔

[18] As‘ad, Muḥammad Sa‘īd. *Maqālāt Kashmīr* (n.p.: National Institute of Kashmir Studies, 2017), 224.

[19] As‘ad, *Maqālāt Kashmīr*, 553.

**خدمات**

پیر محمد، المعروف پیرے شاہ غازی دمڑی والی سرکار نے تقسیم ہند سے قبل خطہ آزاد کشمیر میں لوگوں کو قرآن کی تعلیم دی اور صوفیانہ روش کو متعارف کرایا۔ آپ کشمیر کے جن علاقوں میں دورہ پر جاتے قرآن آپ کے گلے میں ہوتا اور کھول کر تلاوت شروع کر دیتے اور لوگ خاموشی سے سنتے تھے۔ آپ کی آواز کے ایسے اثرات مرتب ہوئے کہ لوگ مسلمان ہو جاتے تھے۔

پیرے شاہ غازیؒ نے اورنگ ذیب عالمگیر کے دور میں بطور حوالدار فوجی سروس اختیار کی اور کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ آپ کی دلیری اور فراست کی وجہ سے اورنگ زیب عالمگیر نے آپ کے لیے "غازی" اور "امیر العساکر والمغازی" جیسے اعزازات کا اعلان کیا تھا۔ اورنگ زیب عالمگیر چونکہ بذات خود بھی علم تصوف کا دلدادہ تھا اس لیے آپ نے اس کی وفات تک فوج میں کام کیا اور اس کے بعد فوج کو چھوڑ دیا اور خطہ آزاد کشمیر قبل از تقسیم ہند میں تصوف کو عام کیا۔[20]

**۳۔ بابا نظام الدین اولیاء کیاں شریف**

آپ کا تعلق مغلیہ خاندان سے تھا۔ آپ کے والد کا نام میاں ملوک اور معروف نام سلطان الملوک بادشاہ تھا۔ اس مقام کے قیام کی کوئی متعین تاریخ نہی لیکن اندازہ کئی سو سال کا ہے۔ بابا نظام الدین کی تاریخ پیدائش کا بھی کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اس خاندان میں بابا نظام الدین کو ولائت کی کلید تصور کیا جاتا ہے۔ ان کا مزار دوسری مرتبہ 1999ء میں تعمیر ہوا جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی پیدائش تقسیم ہند سے کافی پہلے ہوئی ہوگی۔

**خدمات**

بابا نظام الدین ایک باشریعت انسان گزرے ہیں ان کی متابعت شریعت اور کشف و کرامات دیکھ کر کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا اور اکثریت نے شریعت کی اتباع کو اپنا شعار بنایا۔ اس صوفی بزرگ نے خوارق عادات سے ہٹ کر تقسیم سے قبل آزاد کشمیر کے خطہ میں کام کیا۔ آپ نے ایسے عقل مند اور باطنی آگہی والے حضرات کو خلافت سے نوازہ جن کے نام تصوف کی دنیا میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں مراد خلیفہ میاں عبد اللہ، خواجہ محمد قاسم موہڑہ شریف، اسلہ خان ہزارہ، میاں غلام نبی ملتان شریف اور نظر احمد موڑہ شریف شامل ہیں۔ ان خلفاء نے اپنے علاقوں میں تصوف میں جو مقام حاصل کیا وہ تقسیم ہند سے قبل موجودہ آزاد کشمیر کے حصہ میں آتا ہے[21]

اس صوفی بزرگ کی تاریخ وصال بھی تاریخ پیدائش کی مانند معلوم نہی ہے۔ ان کے دو عرس ہوتے ہیں۔ ان کا پہلا عرس 18۔19۔20 جون کو صوفی محمد داود کی زیر سرپرستی اور دوسرا عرس 12۔13۔14 جولائی زیر سرپرستی صوفی لیاقت علی خاں منعقد ہوتے ہیں[22]۔

**۴۔ پیر سید جنگ ولی شاہؒ**

پیر سید جنگ ولی شاہؒ گردیزی سادات سے تھے جو صدیوں قبل گردیز سے پاکستان ملتان اور اسلام آباد اور بعد ازاں موجودہ آزاد کشمیر کے علاقے راولاکوٹ میں آئے۔ آپ کا خاندان پونچھ، باغ اور راولاکوٹ میں کافی تعداد میں موجود ہیں۔ ان کے خاندان نے صدیوں پہلے گردیز سے ہجرت کی ان کی پیدائش اور وصال کی تاریخیں کسی کو معلوم نہیں ہیں۔ آپ کے والد کا نام سید مالک شاہ ہے جو خود بھی ولی کامل گزرے ہیں۔ سید جنگ ولی شاہ نے ابتدائی تعلیم اور مذہبی تعلیم اپنے والد بزرگ سے حاصل کی تھی۔ آپ کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جاملتا

[20] Abbāsī, *Kashmīr Jannat al-Awliyā' wa Mashā'ikh*, 406.

[21] Abbāsī, *Kashmīr Jannat al-Awliyā' wa Mashā'ikh*, 372.

[22] Abbāsī, *Kashmīr Jannat al-Awliyā' wa Mashā'ikh*, 373.

ہے۔[23] آپ کے والد ایک صوفی منش انسان تھے اور دینی علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ سید جنگ ولی شاہ کی پرورش ایک صوفی گھرانے میں ہوئی تھی اس لیے آپ کا رجحان پیدائشی طور پر تصوف کی طرف زیادہ تھا۔

**خدمات**

سید جنگ ولی شاہ نے تعلیم کے بعد اپنے والد کے حکم کے مطابق موجودہ آزاد کشمیر کے علاقہ راولاکوٹ اور اس کے مضافات میں تبلیغی کام شروع کر دیا۔ سید جنگ ولی شاہ نے ایک عالیشان دینی مدرسہ کا قیام عمل میں لایا قبل از تقسیم ہند سینکڑوں بچوں نے وہاں سے تعلیم حاصل کی۔ سید جنگ ولی شاہ فیصلہ کن شخصیت تھے۔ سید جنگ ولی شاہ نے راولاکوٹ کے قریب سدھن اور ملدیال قبائل میں دیرینہ زمینی تنازعہ کا فیصلہ کیا اور اس پر ہمیشہ کے لیے عمل کروایا۔[24] سید جنگ ولی شاہ نے سادات اور صوفیاء کی روایات کے عین مطابق لوگوں کو دینی دنیوی تعلیم دی اور ان اپس جوڑا تاکہ فتنوں کو معاشرتی زندگی سے دور کیا جاسکے۔ آپ کی اولاد ضلع باغ اور راولاکوٹ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کی فلاح کے لیے محو کار رہے۔

**۵۔ پیر حیدر شاہؒ (1902ء۔6119ء) پناگ شریف کوٹلی آزاد کشمیر**

آپ کا اصل نام حضرت پیر غلام حیدر شاہؒ ہے۔ آپ 1902ء کو بارل کے علاقہ موہڑہ ٹپ میں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام سید زند علی شاہؒ اور دادا کا نام سید شیر شاہؒ تھا۔ آپ نے بنیادی تعلیمی امور پر توجہ کے بعد 1914ء کو فوج کے شعبہ بچہ پلٹن مین ملازمت اختیار کر لی۔ اس دوران آپ دیگر ممالک کے علاوہ ہانگ کانگ میں بھی رہے۔ آپ 1924ء کو فوج سے گھر آگئے اور سائیں فتح الدین قلندر دووان شریف ٹنگی گلہ کی خدمت میں حاضری دی۔[25] اس دوران آپ نے سائیں فتح الدین قلندرؒ کے پاس رہ کر راہ سلوک کا سفر جاری رکھا اور منازل کرتے ہوئے مرشد کے حکم پر مینڈر تک کے علاقوں میں بھی رہے اور تحریک آزادی کے کے لیے کئی جھتوں کی قیادت بھی فرمائی۔ آپ نے ان علاقوں میں لوگوں کو راہ سلوک کی دعوت دی اور آخر 1948ئ کو واپس پناگ شریف میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت پیر غلام حیدر شاہ گیلانیؒ کا وصال 1961ء کو ہوا۔ آپ کے بعد آپ کے بڑے بیٹے پیر سرور حسین شاہؒ دربار نقشبندیہ پناگ شریف پر گدی نشین ہوئے۔ آپ کے بیٹوں میں سید سرور حسین شاہؒ، سید صادق حسین شاہؒ، سید قادر حسین شاہؒ، سید حبیب حسین شاہؒ، سید مقبول حسین شاہؒ، سید الطاف حسین شاہؒ، سید مہدی حسین شاہ اور سید تاج علی شاہ شامل ہیں۔[26]

حضرت پیر غلام حیدر شاہؒ نے خدمت تصوف اور اصلاح احوال کے لیے ایک نادر کتابی نسخہ بھی میراث علمی کے طور پر چھوڑا ہے۔ اس کتاب کا نسخہ انتہائی ضخیم اور علوم الاولیاء کا مصداق ہے۔ کتاب کا نام "علوم الاولیاء" ہے۔

**۶۔ حضرت پیر محمد صادقؒ گلہار شریف کوٹلی آزاد کشمیر**

حضرت پیر محمد صادقؒ کا آستانہ عالیہ کوٹلی گلہار شریف کے مقام پر مرجع خلائق ہے۔ آپ کے آستانہ عالیہ پر عقیدت مندوں کا ہجوم ہمہ وقت موجود ہوتا ہے۔ مزار شریف کے بائیں ہاتھ ایک بڑی مسجد بنوائی گئے ہے جس میں ہر وقت عبادت گزاروں کی بڑی تعداد دیکھنے کو ملتی ہے۔

[23] Āzād, Sayyid Maḥmūd. *Tārīkh Sādāt Girdēziya* , 108.

[24] Āzād, *Tārīkh Sādāt Girdēziya,* 123.

[25] Gīlānī, Pīr Sayyid Ghulām Ḥaydar Shāh. *'Ulūm al-Awliyā'* (n.p.: n.p., 1965), 2.

[26] Gīlānī, *'Ulūm al-Awliyā'*, 10.

حضرت پیر محمد صادقؒ 1921ء کو پیدا ہوئے۔[27] آپ نے کسی بھی روائتی تعلیم کے بغیر ہی قرآن پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ آپ نے چھٹی کلاس کا امتحان میر پور آزاد کشمیر سے پاس کیا تھا۔ اس کے بعد کی تعلیم وتربیت آپ نے اپنے والد سے حاصل کی۔ آپ کا سلسلہ نسب خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔[28]

**خدمات**

حضرت پیر صادقؒ نے دنیوی لحاظ سے تو کوئی ڈگری حاصل نہیں کر رکھی تھی مگر ان کی حیات مبارکہ لوگوں کے لیے ڈگریوں کا باعث تھی۔ آپ نے دین اسلام اور خدمت خلق میں صوفیاء کی فہرست میں ایک نام پیدا کیا۔ مخلوق خدا کو آپ سے اس قدر عقیدت تھی کہ عقیدت مندوں نے آپ کی خانقاہ کا نام اگہار سے گلہار کر کے پھولوں سے نسبت کر دی۔ آپ کی خانقاہ سے متعلق کئی کتب مرقوم ہیں جن کے نام تذکرہ سلطانیہ، تذکرہ جاناں، گلدستہ گلہار شریف، ہمہ جہت ہستی اور سی حرفی ھائے مبارکہ ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت پیر صادقؒ نے کئی مساجد، مزارات، مدارس کا قیام عمل میں لایا۔ علاوہ ازیں آپ نے بیعت، وعظ ونصیحت، حکیمی نسخہ جات، تعویزات، اخلاق اور خلفاء کے ذریعے تصوف کے اطلاقی پہلو پر عمل کیا۔ آپ کے طرز حیات سے لوگ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے اور کئی لاکھ افراد نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے راہ سلوک کو اختیار کیا۔ آپ کے مزار شریف کے باہر آہنی جھالی لگی ہوئی ہے جس پر غیر شرعی حرکات کی ممانعت کا کتبہ چسپاں ہے۔

**۷۔ رکن الدینؒ (1931ء1421ھ) دربار عالیہ رکن آباد شریف میر پور آزاد کشمیر**

**تعارف**

سائیں رکن الدینؒ کا تعلق مغل خاندان سے تھا۔ آپ کے والد کا نام میاں بابا نور محمد تھا۔ آپ کے دادا سائیں کالاؒ دو سلاسل تصوف نقشبندیہ اور قادریہ مین بیعت تھے۔ آپ کے دادا نے 1925ء میں مینڈر سے کھوئی رٹہ آزاد کشمیر میں ہجرت کی تھی۔ سائیں رکن الدینؒ کی تاریخ پیدائش 1931ء بتائی جاتی ہے۔[29] آپ نے قرآن ناظرہ کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی تھی اور دنیوی تعلیم کا کوئی کتابی ثبوت نہیں ہے۔[30]

**خدمات**

آپ نے سائیں رکن الدین یونیورسٹی کا قیام میر پور میں عمل میں لایا۔ آپ کے صوفیانہ کارناموں میں خلفاء، کرامات اور دیگر روحانی تصرفات کے علاوہ کچھ تعلیمی مراکز کا قیام ہے جن کی فہرست اس طرح ہے۔ دارالعلوم عثمانیہ غوثیہ میر پور، دارالعلوم اسلامیہ حیدریہ غوثیہ رکن آباد شریف، دارالعلوم جامعہ قادریہ حنفیہ ڈونگی، دارالعلوم محمدیہ حنفیہ کھوئی رٹہ، دارالعلوم قادریہ رضویہ کھوئی رٹہ، دارالعلوم غوثیہ رضویہ سملہار کھوئی رٹہ، دارالعلوم فیض القرآن ریئٹھ شریف، دارالعلوم محمدیہ نورانیہ مورگاہ راولپنڈی، دارالعلوم غوثیہ مریدکے، دارالعلوم غوثیہ بلوچ اور ان مراکز کی فہرست طولانی ہے۔[31] سائیں رکن الدینؒ کے یہ کام احیائے دین کا عملی ثبوت ہونے کے علاوہ صوفیاء آزاد کشمیر کے لیے ترغیب کا باعث ہیں۔ یہ

---

[27] Ashraf bin Islām. *Guldasta Gilhār Sharīf* (Islāmābād: Idāra Māṅ Publications, n.d.), 3.

[28] Niẓāmī, Mu'īn, Dr. *Tazkira Sulṭāniya* (Koṭlī: Khānqāh Fatḥiya Gilhār, 2000), 27.

[29] Qādirī, Ṭufayl Aḥmad. *Tazkira wa Sīrat Ḥaḍrat Muḥammad Rukn al-Dīn Naqshbandī* (Lāhaur: Ẓafar Dār al-Kitābat, 2007), 50.

[30] Qādirī, *Tazkira wa Sīrat Ḥaḍrat Muḥammad Rukn al-Dīn Naqshbandī,* 53.

[31] Qādirī, *Tazkira wa Sīrat Ḥaḍrat Muḥammad Rukn al-Dīn Naqshbandī*, 77.

فہرست 2007ء کے سروے کے مطابق ہے اوران مدارس کی تعداد 33 ہے۔ مطالعات تصوف میں آپ کی حیات پر دو عدد کتب "تذکرہ وسیرت محمد رکن الدین نقشبندی و قادریؒ" اور "فضائل و مناقب سائیں محمد رکن الدینؒ" موجود ہیں۔

### ۸۔ پیر غلام محی الدین غزنوی دربار عالیہ نیریاں شریف

آپ کا نام غلام محی الدین غزنویؒ اور آپ کے والد کا نام ملک محمد اکبرؒ ہے۔ آپ 1322ھ بمطابق 1902ء افغانستان کے صوبہ غزنی میں پیدا ہوئے۔ آپ کو غزنی کی نسبت سے غزنوی کہا جاتا ہے۔ آپ کے والد بزرگوار ایک نامور تاجر اور صوفی منش انسان تھے۔ آپ نے چار سال کی عمر میں قرآن ناظرہ اپنے ماموں مولانا گل محمدؒ سے پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ آپ نے مزید تعلیمی سفر کے لیے لوگر[32] کے مشہور مدارس کا انتخاب کیا لیکن درس نظامی کی تعلیم مکمل نہیں کر پائے۔[33]

صوفی بزرگ کا خاندانی پس منظر متمول اور مذہبی تھا جسکی وجہ سے آپ کی دلچسپی بھی ان ہی دو کاموں مذہبی تعلیم اور تجارت میں تھی۔ آپ نے تعلیمی سفر تو شروع کیا لیکن کچھ حالات نے اس سفر کو جاری نہ رہنے دیا۔ غلام محی الدین غزنویؒ نے ابتدائی تجارت اپنے والد سے سیکھی اور کچھ عرصہ کے بعد آپ دو اور دوستوں محمد ابرہیم اور نذر خان کے ہمراہ 1924ء میں پاکستان آگئے۔ پاکستان پنجاب میں آپ نے کاروبار کیا اور بعد ازاں کشمیر کا انتخاب کیا۔ آپ نے راہ سلوک کے سفر کا آغاز کیا اور موہڑہ شریف حاضری دی۔ آپ نے وہاں خدمت خلق میں کچھ عرصہ بسر کیا۔ آپ نے جب 12 سال لنگر شریف پر کام کیا تو اس کے بعد آپ، محمد ابراہیم اور ثانی صاحب کو سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کر کے نیریاں شریف کے جنگل میں لوگوں کی رشد وہدایت کی خاطر بٹھادیا گیا۔[34]

### خدمات

صوفی بزرگ کے والد تجارت پیشہ تھے اس لیے آپ نے بھی خاندانی پیشہ کو اپنایا۔ آپ جہلم، گوجر خان اور دیگر شہروں میں کام کرتے رہے اور آخر آپ نے کشمیر کے ضلع پونچھ کا انتخاب فرمایا۔ آپ پنجاب کے شہروں سے سامان لاتے اور کشمیر میں فروخت کرتے تھے۔ آپ کو جب نیریاں شریف میں قیام کا حکم ملا تو یہ مقام جنگلات پر مشتمل تھا اور یہاں جنگلی جانوروں کی بہتات تھی۔ آپ نے اس مقام کو روحانیت کی روشنی سے آباد کیا اور آج تک طول و عرض میں یہ روحانی روشنی لوگوں کے قلوب واذہان کو منور کر رہی ہے۔ آپ کے پاس لوگ مقدمات لے کر آتے اور آپ عدالت لگاتے ان کے درمیان فیصلے فرماتے تھے۔ آپ کے حجرے سے اکثر آواز "میں طالب تیرا تو مطلوب میرا" کی آواز سنائی دیتی تھی۔[35] آپ بلا امتیاز لوگوں کے فیصلے قرآن و سنت کے مطابق فرماتے اور ان پر عمل بھی کرواتے تھے۔ لوگ آپ کی موجودگی میں جھوٹ بولنے کی جرات نہیں کر سکتے تھا۔ آپ کے روحانی تصرفات یا کرامات کے واقعات میں خشک کنووں سے پانی کا جاری ہونا، حادثات سے حفاظت، کمبل کا کشتی ہونا اور بت پرستوں کا خدا کے حضور سجدہ ریز ہونا شامل ہیں۔

صوفی غلام محی الدین غزنویؒ اس دنیا میں ظاہری حیات کا ایک لمبا عرصہ گزارنے کے بعد 1395ھ بمطابق 1975ء کو وصال فرما گئے۔ آپ کے خلفاء کی طویل فہرست میں نمایاں نام خلیفہ انیس چمنبہ گلی، خلیفہ صادق چمنبہ گلی، خلیفہ گل مجید کوہالہ مظفر آباد ہیں۔[36]

---

32 . [Note on place name: Ghaznī, Afghanistan].

33 Abbāsī, *Kashmīr Jannat al-Awliyā' wa Mashā'ikh*, 394.

34 Abbāsī, *Kashmīr Jannat al-Awliyā' wa Mashā'ikh*, 400.

35 Abbāsī, *Kashmīr Jannat al-Awliyā' wa Mashā'ikh*, 225.

36 Abbāsī, *Kashmīr Jannat al-Awliyā' wa Mashā'ikh*, 403.

صوفی غلام محی الدین غزنویؒ نے ان روحانی ذمہ داریوں کو بااحسن تقویم پورا کیا۔ وصال سے قبل ان ذمہ داریوں کو اپنی اولاد اور خلفاء کے کندھوں پر ڈال دیا۔ آپ نے وصال سے پہلے آخری لمحات تک یاد الٰہی سے غفلت نہیں برتی۔ صوفی بزرگ کے کاموں میں خانقاہ کا قیام، مسجد کا قیام، مرشد آباد میں مدرسہ کا قیام، پاکستان مدارس کا قیام، اولاد کی روحانی تربیت کا کام، ملفوظات وارشادات سلسلہ بیعت اور خلفاء کو تفویض خلافت شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کی حیات مبارکہ کے جسمانی وروحانی گوشوں پر مشتمل کتب "حیات محی الدین غزنویؒ" "گنج نورانی" اور "قرب رحماں گنج نورانی" مطالعات تصوف کا سرمایہ ہیں۔

**9۔ پیر علاؤالدین صدیقیؒ نیریاں شریف کی خدمات انسانیت**

پیر علاؤالدین صدیقی صاحبؒ نقشبندی سلسلہ کے ایک ممتاز روحانی پیشوا تھے۔ آپ کی ولادت یکم جنوری 1938ء کو نیریاں شریف (آزاد کشمیر ، ضلع سدھنوتی) میں ہوئی۔ آپ خواجہ غلام محی الدین غزنوی نقشبندیؒ (افغانستان کے غزنی سے تعلق رکھنے والے تاجر اور بزرگ) کے دوسرے صاحب زادے تھے۔ نسبت نقشبندیہ مجددیہ تھی اور "صدیقی "حضرت ابو بکر صدیقؓ کی روحانی نسبت سے لگایا جاتا ہے۔ آپ نے مذہبی اور دنیاوی تعلیم حاصل کی۔

**خدمات**

صوفی بزرگ نے کئی طریقوں سے انسانیت کی خدمات بجالائیں۔ آپ نے تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیا اور کئی ویران دلوں کو ذکر الٰہی سے آباد کیا۔ لوگوں کی روحانی بیماریوں کا علاج کیا۔ معاشرے میں اخلاقی انحطاط کو ختم کیا۔ آپ نے آزاد کشمیر کے خطہ میں سوئے ہوئے لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کیا اور ہدایت کے راستے کی طرف متوجہ کیا۔ اس مقصد کے لیے آپ نے نہ صرف خطہ آزاد کشمیر میں کام کیا بلکہ بین الاقوامی سطح پر کام کیا۔ آپ نے دیار غیر امریکا، برطانیہ اور دیگر ممالک میں جاکر لوگون کو دین اسلام میں داخل کیا۔ صوفی بزرگ نے مغربی ممالک میں تعلیمی مراکز اور مساجد کا قیام عمل میں لایا۔ آپ نے بذریعہ بیعت لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر ان کی تربیت فرمائی اور ان سے اصلاح معاشرہ کا کام لیا۔ آپ کے پاس اندرون ملک اور بیرون ملک سے لوگ جسمانی اور روحانی بیماریوں کے علاج کے لیے آتے اور شفاءیاب ہو کر جاتے تھے۔[37]

پیر علاوالدین صدیقیؒ نے انسانیت کو جہالت کے اندھیروں سے نکالنے کے لیے ملک کے اندر نیریاں شریف کی پہاڑی پر ایک خوبصورت یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا۔ اس یونیورسٹی میں دین اور دنیا کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس یونیورسٹی کو آزاد کشمیر حکومت اور ہائر ایجوکیشن کمیشن سے منظوری اور اجازت مل چکی ہے۔ اس یونیورسٹی میں تمام جدید علوم اور جدید سہولیات موجود ہونے کے علاوہ ایم فل اور پی۔ ایچ ڈی۔ ڈگری کے حامل پروفیسرز تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔[38] پیر علاوالدین صدیقیؒ نے تقسیم ہند کے بعد آزاد کشمیر میں شاہ ہمدانؒ اور بلبل شاہؒ کے مشن کو جاری رکھتے ہوئے کئی مساجد اور مدارس بنوائے تاکہ لوگوں میں دینی شعور بیدار ہو سکے۔ صوفی بزرگ نے برطانیہ میں مساجد و مدارس کے علاوہ نور ٹی۔ وی کے نام سے ایک ٹیلی ویژن چینل بھی بنایا جہاں سے دین اسلام کی نشریات پوری دنیا میں سنی جاسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان اور مقامی سطح پر تراڑ کھل مسجد، بیٹھک مسجد، ہجیرہ مسجد، راولاکوٹ مسجد، بنجوسہ مسجد شامل کار ہیں۔ اس کے علاوہ صوفی بزرگ کی خدمات میں سلسلہ نقشبندیہ میں لوگوں کی بیعت کا کام نمایاں ہے۔ آپ نے جن لوگوں کو بیعت میں لایا ان کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ اس طرح آپ نے تصوف کے

[37] Naqshbandī, Muḥammad Jahāngīr Khān. *Ḥālāt wa Khidmāt Shaykh al-ʿĀlam ʿAllāma Pīr ʿAlāʾ al-Dīn Ṣiddīqī* (Karāchī: ʿAlīmiya Islamic Institute, 2018), 124.

[38] Qurayshī, Muḥammad Isḥāq, Dr. *Jamāl Naqshband* (Fayṣalābād: Al-Baghdād Printers, 2013), 425.

ایک بڑے سلسلہ کو مزید فروغ دیا۔ آپ کے خلفاء کی ملک کے اندر اور ملک کے باہر کثیر تعداد موجود ہے جو سلسلہ نقشبندیہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔[39]

## دیگر صوفیاء کرام

آزاد کشمیر میں اب تک کئی صوفیاء کرام گزر چکے ہیں جن کا مفصل ذکر یہاں احاطہ تحریر میں لانا محال ہے ان میں: حضرت پیر حیدر شاہؒ، حضرت پیر سرور حسین شاہ گیلانیؒ ، حضرت باجی الف الدینؒ رہیاں، حضرت سائیں فتوؒ قمروٹی، حضرت بابا شادی شہیدؒ، سردار محمد عبدالقیوم خان، سید زاہد حسین نعیمی، پیر سید عین الملک شاہ، سید رسم علی شاہؒ، حضرت پیر بڈھا شاہؒ، حضرت پیر سید فضل شاہؒ، حضرت پیر قاضی ابدال شاہؒ، پیر سید حمید اللہ شاہ سوہاویؒ، پیر سید محمد کبیر شاہ چشتیؒ، حضرت سائیں میر بادشاہ حضرت سائیں جعفر خانؒ، پیر عبدالمجیدؒ بانڈی شریف، حضرت محمد شریف المعروف بزرگ جیؒ، سید سائیں سخی سہیلی سرکارؒ ، عبدالمنان قریشیؒ، حافظ محمد جیؒ بنی حافظ شریف اور قاضی قطب الدین چشتیؒ شامل ہیں۔ مذکورہ بالا تمام صوفیاء نے اپنے انداز میں آزاد کشمیر کے اس خطے میں تصوف کو ترقی و عروج کی اعلیٰ منازل تک پہنچانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ انھیں کی ان تھک محنت اور کاوشوں کا ثمر ہے کہ آج یہ علاقہ آج تعلیم، تمدن، ثقافت اور امن و سکون کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔

## نتائج بحث

۱۔ اللہ کی محبت، نفس کی پاکیزگی (تزکیہ نفس) اور شریعت کی باطنی پیروی کا نام تصوف ہے۔ شریعت و تصوف کے ماخذ میں ربط ہے بلکہ شریعت پر عمل ہی تصوف ہے۔

۲۔ کشمیر میں تصوف کی تاریخ صدیوں پرانی ہے یہاں لاکھوں کی تعداد میں صوفیاء اور علماء نے اپنی خدمات پیش کیں۔ صوفی بزرگ بلبل شاہ سید تاج الدینؒ اور سید حسن سمنانیؒ، سید امیر کبیرؒ اور سید علی ہمدانیؒ کشمیر میں تشریف لانے والے ابتدائی صوفیاء کرام ہیں جنہوں نے یہاں مسلم حکمرانی کو تقویت بخشی۔

۳۔ کشمیر پر حکمرانی کرنے والے مختلف سلاطین وقت نے بھی علماء و صوفیاء کی قدر و منزلت کی اور ان صوفیاء کی تعلیمات کو سراہا۔

۴۔ جن سلاسل تصوف نے کشمیر میں کام کیا ان میں چار بڑے سلاسل نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ کے علاوہ شطاری، ریشی، نوربخشی اور کبرویہ ہیں۔

۵۔ میاں محمد بخشؒ نے تصوف میں اپنے گراں قدر تصنیفی کام سے عوام الناس کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ حضرت پیرے شاہ غازیؒ نے بذریعہ قرآن جبکہ بابا نظام الدینؒ نے متابعت شریعت اور کشف و کرامات کے ذریعے اہلیان کشمیر کی زندگیوں میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کی۔

۶۔ مختلف صوفیاء کرام نے رسول اللہ ﷺ کے دین کی خدمت مختلف مزارات، مدارس، مساجد، سکول، کالج اور یونیورسٹیز قائم کرکے کی۔ جن میں پیر سید جنگ ولی شاہؒ، حضرت پیر محمد صادقؒ گلہار، رکن الدینؒ اور بالخصوص پیر علاؤالدین صدیقی صاحبؒ نقشبندی شامل ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[39] Qurayshī, *Jamāl Naqshband*, 430.

## Bibliography / کتابیات


* Abbāsī, Muḥammad Riyāḍ. *Kashmīr Jannat al-Awliyā' wa Mashā'ikh*. Rāwalpinḍī: Hāshimī Publications, 2010.
* Āzād, Sayyid Maḥmūd. *Tārīkh Kashmīr*. Rāwalpinḍī: S.T. Printers, 1970.
* Āzād, Sayyid Maḥmūd. *Tārīkh Sādāt Girdēziya*. n.p.: n.p., n.d.
* Ashraf bin Islām. *Guldasta Gilhār Sharīf*. Islāmābād: Idāra Māṅ Publications, n.d.
* Ashraf, Sayyida, Dr. *Sayyid 'Alī Hamadānī*. Lāhaur: Al-Miqyās Publishers, n.d.
* As'ad, Muḥammad Sa'īd. *Maqālāt Kashmīr*. n.p.: National Institute of Kashmir Studies, 2017.
* Gīlānī, Pīr Sayyid Ghulām Ḥaydar Shāh. *'Ulūm al-Awliyā'*. n.p.: n.p., 1965.
* Girdēzī, Sayyid Salīm. *Siyāḥat Kashmīr*. Muzaffarābād: Himāla Publications, 2007.
* Muḥibb al-Ḥasan. *Kashmīr Sulṭānōṅ ke 'Ahd mēṅ*. n.p.: National Institute of Kashmir Studies, 2015.
* Naqshbandī, Muḥammad Jahāngīr Khān. *Ḥālāt wa Khidmāt Shaykh al-'Ālam 'Allāma Pīr 'Alā' al-Dīn Ṣiddīqī*. Karāchī: 'Alīmiya Islamic Institute, 2018.
* Niẓāmī, Mu'īn, Dr. *Tazkira Sulṭāniya*. Koṭlī: Khānqāh Fatḥiya Gilhār, 2000.
* Qādirī, Ṭufayl Aḥmad. *Tazkira wa Sīrat Ḥaḍrat Muḥammad Rukn al-Dīn Naqshbandī*. Lāhaur: Ẓafar Dār al-Kitābat, 2007.
* Qurayshī, Muḥammad Ashraf. *Hijrat Kashmīr*. Lāhaur: Maktaba Jamāl, 2013.
* Qurayshī, Muḥammad Isḥāq, Dr. *Jamāl Naqshband*. Fayṣalābād: Al-Baghdād Printers, 2013.
* Qurayshī, Muḥammad Isḥāq. *Talāsh-e-Aḥsan kī Hamahgīr Taḥrīk*. Neriyān Sharīf, Tarāṛkhal, Āzād Kashmīr: Muḥyī al-Dīn Islāmī Yūnīvarsṭī, 2000.